اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
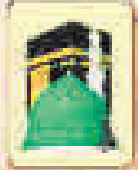
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیءِ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیّة

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430؁ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اَنگُشتَرِی (یعنی انگوٹھی) ہوگی جو علمِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں مسلمان ہوگا اس کی پیشانی پر عَصا سے نورانی نشان کردے گا اور جو کافر ہوگا اَنگُشتَرِی سے کالا داغ لگادے گا۔(مصنف ابن ابی شیبه،کتاب الفتن،باب من کره الخروج فی الفتنة،الحدیث ۱۷۹، ج۸، ص۶۱۹) (جامع الترمذی،کتاب التفسیر،من سورة النمل،الحدیث ۳۱۹۸،ج۵،ص۱۳۰ ملخصاً)

حدیث شریف میں آیا ہے: ایک دسترخوان پر چند آدمی بیٹھے ہوئے کھانا کھاتے ہوں گے یہ کہے گا کہ وہ کافر ہے وہ کہے گا کہ یہ مسلمان۔(جامع الترمذی،کتاب التفسیر،من سورة النمل، الحدیث ۳۱۹۸،ج۵،ص۱۳۰) پھر نہ کوئی مسلمان کافر ہوسکے گا اور نہ کافر مسلمان۔

قیامت کی تین قسمیں

﴿پھر فرمایا:﴾ قیامت تین قسم کی ہے:

قیامتِ صغریٰ: یہ موت ہے۔ "مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ" جو مرگیا اس کی قیامت ہوگئی۔

دوسری قیامت وُسطیٰ: وہ یہ کہ ایک قَرن (یعنی ایک زمانہ) کے تمام لوگ فَنا ہوجائیں اور دوسرے قَرن کے نئے لوگ پیدا ہوجائیں۔

تیسری قیامت کُبریٰ: وہ یہ کہ آسمان وزمین سب فَنا ہوجائیں گے۔

قیامت سے پہلے یہود ونصارٰی کی باھمی عداوت

عرض: قرآن شریف میں آیا ہے:

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ (پ۶، النسآء:۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی مَوت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا۔

اور یہ بھی آیا ہے:

وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ (پ۶، المآئدہ:۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اُن میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بَیر ڈال دیا۔

جب سب یہود و نصاریٰ قبل قیامت اِیمان لے آئیں گے تو عَداوت (یعنی دشمنی) کس طرح ہوگی۔

ارشاد : کتابیوں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔

(ماخوذ از تفسیر الطبری،النساء،تحت الآیۃ ۱۵۸،ج ٤،ص ۳۵٦ تا ۳٦۰)

پھر زمانہ بدلے گا، خَیر سے شَر کی طرف، اِسلام سے کفر کی طرف، یہود و نصاریٰ باقی نہ رہے ہوں گے، سب مسلمان ہوگئے ہوں گے لیکن جو اُن کی نسلیں ہوں گی ان میں یہود بھی ہوں گے نصاریٰ بھی ہوں گے، ہنود (یعنی ہندو) بھی ہوں گے غرض سب طرح کے کافر ہوں گے، ان کے آپس میں قیامت تک دشمنی وعداوت ہوگی۔

ایک آیت کی تفسیر

عرض: یہ آیۂ کریمہ عام ہے یا خاص؟ ''وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ '' اِلَخ[1]

ارشاد: اس آیت کی دو تفسیریں ہیں:

اگر کی ضمیر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہوگی جو اُن کے زمانہ میں ہوں گے۔ اب پہلے جو ہیں وہ کفر پر مرتے ہیں اِسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مریں گے، ہاں! آپ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے، ان میں سے وہ جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے کوئی اَیسا نہ ہوگا جو آپ پر اِیمان نہ لائے۔

اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے اب یہ آیت عام ہوگی کوئی کتابی نہیں مرتا مگر مرتے وقت جب اُس کو عذاب دکھایا جاتا ہے، پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں اِیمان لایا اس عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر جس نے بِشارَت (یعنی خوش خبری) دی تھی اَحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لیکن یہ ایسے وقت کا اِیمان ہوگا جب کہ نفع نہ دے گا، اِیمان یاس (یعنی ناامیدی کا ایمان) بے کار ہے۔ جب نار (یعنی جہنم کی آگ) سامنے ملائکہ عذاب (یعنی عذاب کے فرشتے) سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ (تفسیر الطبری ،النساء،تحت الایۃ ۱۵۹،ج ٤،ص ۳۵۷،۳۵۸ ملخصاً)

---

[1] وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ترجمۂ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ (پ٦،النساء:۱۵۹)

جب فرعون ڈوبنے لگا بولا:

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝ (پ ١١، یونس: ٩٠)

ترجمہ کنزالایمان: میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

فرمایا گیا:

آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ

اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا

(پ ١١، یونس: ٩١)

کافر کی توبۂ یاس مقبول نہیں

عرض: حضور قرآن شریف میں آیا ہے:

وَ لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ (پ ٤، النسآء: ١٨)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی۔

﴿سائل کی یہ عرض ختم نہ ہوئی تھی﴾ ختم ہونے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا:

وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌؕ (پ ٤، النسآء: ١٨)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ ان کی جو کافر مریں.

﴿پھر فرمایا:﴾ مسلمان کی توبۂ یاس (یعنی نا اُمیدی کی توبہ) کے مقبول ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے اور کُفّار کی توبۂ یاس یقیناً مردود و نامقبول ہے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر تشریف فرما ھیں

عرض: (قرآن پاک میں ہے)